ملکیت کی معاشی قدر

(قسط: ۲)

جناب خضریاسین' استاد سی۔ٹی۔اے' لاہور

ما قبل میں ہم یہ امر واضح کر چکے ہیں کہ "زمانی قدر" یا(Time Value)ملکیت کی زمانی قدر "حال" میں ہے اور محنت کی "زمانی قدر" "استقبال" میں ہے۔ زمانی قدر کا یہ فرق بہت واضح امر ہے' اس کا برعکس ناممکن ہے' یعنی ایسا نہیں ہو سکتا کہ ملکیت کو "حال" میں قیمت متصور کرنے کے علاوہ "استقبال" میں قدر تصور کیا جائے۔ دوسرے لفظوں میں ملکیت کے ساتھ وقت کی قیمت وابستہ نہیں ہوتی' یہ صرف محنت ہے جس کیلئے "وقت" کی قیمت "خاص" ہے' وقت کی کی قیمت یا(Time Value)اسی وقت متحقق ہوتی ہے جب قدر یا قیمت کا انحصار وقت کی صرفیت سے وابستہ ہو یعنی وقت صرف ہوئے بغیر "قدر" یا قیمت کا تصور ناممکن ہو۔ یہ بات فقط محنت کے حق میں درست ہے اور ملکیت کے حق میں درست نہیں ہے' آپ محنت کار سے جب محنت خریدتے ہیں تو اس سے وقت ہی خریدتے ہیں' محنت ایک گھنٹہ ہو گی' کم ہو جائے تو آدھا گھنٹہ ہو جائے گی۔ آپ وقت کو مزید کم کر دیں' چار' تین' دو اور ایک منٹ محنت ہو گی۔ فرض کیجئے' ہم وقت کو مزید کم کرتے ہوئے ایک منٹ سے ایک سیکنڈ اور پھر وقت کو صفر پر لے آتے ہیں تو محنت بھی وقت کے صفر پر صفر ہی ہو گی' پس یہ امر واضح ہو گیا کہ وقت ہی محنت کا عین ہے اور ملکیت کا عین وقت نہیں بلکہ وہ موجود حقیقت ہے جو زمانی و مکانی ہے' محنت اپنی ہستی میں تکوین ہے ملکیت تکوین ہے یا "کون" ہے۔

محنت "مفاد" ہے اور قابل فروخت مفاد ہے

مذکورہ ما قبل تجزیئے میں ہم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ملکیت کا "عین" "قابل فروخت ہوتا ہے اور اس سے وابستہ مفاد ایک لا یعنی تصور ہے۔ اس کے برعکس محنت کا وجود ہی مفاد ہے بلکہ محنت کا عین "مفاد" ہے جو ظاہر ہے' وقت سے پیوستہ ہے اس لئے ہم جب محنت کو وقت سے تعبیر کرتے ہیں تو اس سے مراد بجز اس کے کچھ نہیں ہوتی محنت ہے جو معاشی مفاد وابستہ ہے اس کا

حصول بغیر وقت کے ممکن نہیں ہے۔لہذا محنت مفاد ہے 'وقت ہے 'اور یہی اس کا عین ہے۔ہم محنت کے کسی ایسے وجود کے "معاشی معنی" سے بالکل بے خبر ہیں جو مفاد سے محروم ہو گویا محنت میں معاشی قدر ہی مفاد سے پیدا ہوتی ہے اور یہی چیز اس کو قابل فروخت بنا دیتی ہے۔ تو زمانی اعتبار سے جب ہم ملکیت کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ ہمہ وقت مالک کے ہاتھ قابل فروخت ہے اور اس کے قابل فروخت ہونے کیلئے وقت کی صرفیت درکار نہیں ہے اور اس کے برعکس محنت کا انحصار ہی وقت پر ہوتا ہے 'اب جب یہ دونوں ایک دوسرے کے مدمقابل آتی ہیں تو ایک دوسرے کو قیمت ادا کرتی ہیں اور ایک دوسرے کا معاوضہ ہونے کیلئے دونوں جانب سے جنباتی بالکل مختلف قسم کی ہوگی 'محنت کو جب صلہ ملے گا تو ملکیت کے عین کو محنت کی جانب منتقل ہونا پڑے گا اور ملکیت کو جب بھی معاوضہ ملے گا تو محنت کو وقت دینا پڑے گا۔ محنت کا معاوضہ اسی صورت میں ملتا ہے جب ملکیت کا قانونی حق مالک سے محنت کار کو منتقل ہو جائے گا اور ملکیت کے حاصل کو انتقالِ ملکیت کا معاوضہ محنت کار کی سعی یا جدوجہد جسے محنت کہا جاتا ہے منتقل ہو جاتی ہے۔ کیا ملکیت کی زمانی قدر ممکن ہے ؟اس سوال سے ہم تعارض کر چکے ہیں کہ اس کا کوئی امکان نہیں ہے۔

تعیین حیثیت کا دوسرا مرحلہ

معاشیپ پیداواریت(Economic Productivity)۔

محنت کے زیرِ عنوان معاشی پیداوریت کا انحصار محنت کی مہارت سے وابستہ ہوتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ محنت کار کو اپنی قوت کو یوں صرف کرنا ہے کہ اس کی قوت کا کوئی دقیقہ بے نتیجہ نہ ہو۔ ہر قدم کو موزوں ترین مرحلے پر اٹھانا ہی مہارت یا جدید اصطلاح میں Technique کہلاتا ہے۔ محنت کے مدارج کا انحصار بھی مہارت کے مدارج سے بنتا ہے جس قدر زیادہ مہارت ہوگی محنت اتنی زیادہ بار آور ہوگی۔اس لئے محنت میں پیدائش کا تعلق محنت کار کی ممارست سے ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محنت کو قابل بنانے کیلئے تعلیم و تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔اور تعلیم کا سب سے بڑا جواز بھی یہی ہے۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ غیر تر تیب یافتہ محنت کار کی محنت نہ صرف اس کی اپنی قوت کے ضیاع کا باعث ہوتی ہے بلکہ دوسرے کیلئے وقت کا ضیاع ہوتی ہے اور کوفت کا سامان ہوتی ہے۔

محنت ایک عمل ہے۔انسانی عمل ہے۔اس لئے وہ بامقصد ہے۔ متحرک ہے اور روبہ ارتقاء ہے۔ معاشی تناظر میں محنت ایک ایسے مفاد کی تخلیق کا عمل ہے جس کی ضرورت کا انحصار

ہماری طبعی خواہشات پر ہے۔لہذا محنت کے پیش نظر نصب العین ہے جس پر فائز ہونا فقط اسی وقت ممکن ہے جب اس نصب العین کو بتدریج حاصل کیا جاتا ہے۔اس لئے مہارت سے ایک قدم ایسا ہونا چاہیے کہ وہ اس غایت محدد کی جانب نشوونما ہو اگر ایسا نہ ہو تو محنت رائیگاں جائے گی۔ فصل بونا' پائپ تیار کرنا' مکھن نکالنا' بال کاٹنا تمام محنت کی صورتیں ہیں۔ان تمام کاموں میں پہلے قدم کو ایسا ہونا چاہیے کہ وہ پہلا قدم ہو اور دوسرے کو دوسرا ہونا ضروری ہے۔ پہلا قدم پر دوسرا قدم مقدم ہو جائے تو پورا کام غارت ہو جائے گا۔ کب کیا اور کیسے کرنا ہے۔ان سوالوں کا جواب طریق عمل کہلاتا ہے اور طریق عمل تربیت کا وہ اصول ہیں جس سے محنت میں پیداواریت تخلیق ہوتی ہے۔ آپ کسی ایسے شخص سے اپنے گھر کی تعمیر نہیں کرائیں گے جو فن تعمیر سے ناآشنا ہو اور بالفرض آپ غیر دانستہ یا دانستہ ایسا کریں گے۔ محنت جس سے گھر تعمیر مقصود تھی اپنے معاوضے کا مطالبہ پیدا نہیں کر سکے گی گویا یہ بات اب طے ہو گئی کہ محنت کی پیداواریت کیلئے تربیت یافتہ ہونا ضروری ہے۔

اسی بحث کو مزید آگے لے جانے سے پہلے ایک ضروری وضاحت اپنے پیش نظر رکھیں یہاں ہمارے سامنے پیدائش یا پیداواریت سے مراد کیا ہے؟ صورت حال کچھ اس طرح سے کہ ملکیت ایک قانونی حق ہے اور اس لئے اس حق کا حصول اور اس حق پر قائم رہنا فقط اسی صورت میں جائز اور قانونی ہوتا ہے جب اس کے حصول کا طریقہ بھی فقط وہی رہے جو قانوناً جائز ہو۔ ہم اپنی ملکیت میں اضافہ کرنے کے خواہاں ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم انسانوں کی فطری چاہت یہ ہوتی ہے کہ دوسروں کی ملکیت بھی ہمارے دائرہ اختیار میں آجائے' جب ایسا ہو جاتا ہے تو اسے پیداوار کہتے ہیں۔ علاوہ ازیں پیدائش سے مراد محنت کے حاصلات بھی ہیں۔

ملکیت کی معاشی پیداواریت (Economic Productivity of onership)

ما قبل بحث میں ملکیت کی زمانی قدر اور پھر محنت کی زمانی قدر اور بعد ازاں محنت کی پیداواریت کی شرط پر گفتگو ہوئی تھی اور اب یہاں معاشی پیداواریت کے حوالے سے ملکیت کی پیداواریت کی شرط کو زیر بحث لانا مطلوب ہے۔

''ملکیت ''میں پیداواریت ہمیشہ تبادلے سے میسر آتی ہے۔اگر ملکیت مالک کے پاس برقرار رہے تو ناممکن ہے کہ اس میں پیداواریت آسکے۔ گویا تبادلہ ضروری ہے۔اب ملکیت میں پیداواریت کا اصول ہی یہ ہے کہ وہ ایک فرد سے دوسرے فرد کو منتقل ہو جائے۔اسی طرح اس

میں گردش پیدا ہوتی ہے۔ مگر یہ بھی ممکن ہے کہ ملکیت تو منتقل نہ ہو مگر تبادلہ وقوع پذیر ہو جائے۔ ایسی صورت میں ملکیت کی جانب سے کاروباری عمل میں شرکت معدوم رہتی ہے۔ یہ تبادلہ جس میں ملکیت کا انتقال نہیں ہوتا بلکہ قبضہ منتقل ہو جاتا ہے ایسی صورت میں ہمیں تبادلے کی ماہیت کو انتہائی احتیاط سے دیکھنا اور تجزیہ کرنا ضروری ہے۔

ملکیت کا تبادلہ اور تبادلہ کی مختلف صورتیں

ملکیت کا تبادلہ کی دو صورتیں ہوتی ہیں اور دونوں "معاشی پیداواریت" کی ضامن ہیں۔ ملکیت بعوض محنت' دوسری صورت ملکیت بعوض ملکیت' پہلی صورت میں محنت کی تخلیق کاری کی قیمت کے طور پر مالک سے محنت کار کو ملکیت منتقل ہوتی ہے۔ مثلاً درزی نے محنت کر کے لباس تیار کیا ہے اس کا معاوضہ میں میں نے سلائی کی صورت میں اپنی ملکیت سے ۲۰۰ روپے ادا کیئے۔ دیگر تمام محنتوں کو اسی پر قیاس کریں۔ محنت کی قیمت ملکیت بنی ہے اور اسی طرح ملکیت کے منتقل ہونے کا باعث محنت کی تخلیق کاری بنی ہے۔ ملکیت مالک سے محنت کار کی طرف منتقل ہوگئی ہے۔ یہ ملکیت کے انتقال کی وہ صورت ہے جس میں ملکیت اور محنت کے مابین تبادلہ عمل میں آتا ہے اور اس صورت میں محنت اور ملکیت ایک دوسرے کا معاوضہ بن کر ایک دوسرے کو بار آور کرتی ہیں۔ آپ اگر غور فرمائیں تو یہ امر واضح ہوگا کہ محنت بمقابلہ ملکیت ایک واضح اور محسوس تبادلہ ہے جس میں دونوں کے قانونی حقوق محفوظ ہیں اور ہر دو ایک دوسرے کو خرید رہی ہیں۔ اور ہر دو ایک دوسرے کی قیمت بن رہی ہیں۔ یہ ایک کاروباری اور پیداواری تبادلہ ہے۔ اس میں دونوں صورتیں ممکن ہیں کہ محنت سو روپے کی ہو اور ملکیت اسی روپے۔ منتقل ہو یا اس کے برعکس ملکیت سو روپے کی ہو اور محنت اسی روپے کی ہو۔ اور یوں قدر زائد کسی جانب بھی ہو سکتی ہے مگر تبادلے کے اس عمل میں محنت کار کے سامنے فقط معاوضہ ہوتا ہے اور یہ اصول نہیں ہوتا کہ اس نے اس محنت اور ملکیت کے تبادلے میں مالک سے ایسی سودے بازی کرنی ہے کہ اس کی محنت کی پیداواریت اور اس کے معاوضے کے مابین کوئی توازن پیدا ہو جائے جس کا مطلب یہ ہوگا کہ محنت کی پیداواریت کو بلاواسطہ موضوع نہ بنایا جائے بلکہ محنت کی پیداواری صلاحیت سے حاصل شدہ ملکیت کا موازنہ دوسری ملکیتوں سے کیا جائے اور یوں گویا مالک اور محنت کار کے مابین تبادلہ متصور نہ ہو بلکہ ملکیتوں کا تبادلہ متصور ہو۔ مثلاً اگر ایک محنت کار اور مالک کے مابین کاروباری معاہدہ ہوتا ہے۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ دونوں ایک کام کے معاوضے پر راضی ہو جاتے ہیں اور

محنت کار اس کام کا معاوضہ ۱۰۰ روپے طلب کرتا ہے۔ مالک اپنی ملکیت سے ۱۰۰ روپے محنت کار کو منتقل کرنے پر راضی ہو جاتا ہے۔ اس کام کی ممکنہ صورتیں دو ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ کام گھر کی دیوار ہے اور دوسرا یہ کہ یہ کام جوتوں کیلئے سانچہ بنانا ہے۔ پہلی صورت میں مالک کو اس سے مفاد اٹھانا ہے اور دوسری صورت میں اس کاروباری ضرورت پوری کرنی ہے۔ یا پھر اس کی ایک اور صورت بھی سامنے رکھ لیجئے کہ اس نے درزی سے ایسے لباس تیار کرانے ہیں جن کو مالک آگے فروخت کرتا ہے۔ جب مالک اس مزدور سے محنت کرا چکا ہے تو اس کو معاوضہ ادا کر دیتا ہے لیکن پھر وہ اس حاصل کو آگے فروخت کر دیتا ہے۔ جب وہ فروخت کرتا ہے تو تبادلہ کی صورت پہلی نہیں رہی۔ اب تبادلہ فائدے اور نقصان کی صورت میں رونما ہوگا تو اس طور پر کہ ملکیت تھی ۱۰۰ روپے کی اور فروخت ہوئی ۸۰ روپے میں یا ملکیت تھی ۸۰ روپے اور فروخت ہوئی ہے ۱۰۰ روپے میں۔ گویا ۲۰ روپے نفع یا ۲۰ روپے نقصان ہوا ہے۔ تو قدر زائد کا تعلق ہمیشہ ملکیتوں کے تعلق میں سامنے آتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ محنت کا معاوضہ کبھی بھی کم یا زیادہ نہیں ہوتا ہے۔ ایک کام کی محنت کا معاوضہ سو روپے ہے اور پھر اسی کام کا معاوضہ ۲۰۰ روپے ہے تو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ۱۰۰ روپے قدر زائد ہے کیونکہ محنت اور ملکیت کے مابین عوض و معاوضہ کمی یا زیادتی کا نہیں ہوتا ہے بلکہ دونوں کے مابین باہمی رضامندی پر وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اشتراکیت پسندوں کی غلطی یہ ہے کہ وہ تبادلے کے عناصر کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور ایک تبادلے کے نتائج کو دوسرے تبادلے کے نتائج میں ڈال پر خلط مبحث پیدا کر دیتے ہیں۔ محنت بمقابلہ ملکیت ایک مستقل تبادلہ ہے جس کے عناصر محنت اور ملکیت ہیں اس تبادلے کو جائز اور معاشی اعتبار سے درست فقط اسی وقت کہا جا سکتا ہے جب دونوں ایک دوسرے کا عوض و معاوضہ بن کر انتقال پذیر ہو جائیں۔

تبادلے کی دوسری مستقل صورت ملکیتوں کا تبادلہ ہے

ملکیت ایک قانونی حق ہے اور یہی قانونی حق دوسرے کے قانونی حق کا معاوضہ ہے۔ ملکیت ایک دوسرے کو فقط اسی صورت میں منتقل ہوتی ہے جب اس کا معاوضہ بھی ملکیت ہو یا پھر مالک اپنی رضا اور غبت سے بلا معاوضہ دوسروں کو اپنا قانونی حق ملکیت منتقل کر دے۔ پہلی صورت میں جس ملکیت بمقابلہ ملکیت انتقال پذیر ہوتی ہے در حقیقت دو ملکیتوں کو ایک دوسرے کا معاوضہ بنا ہوتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر دو ملکیتوں کو ایک دوسرے کی قیمت بنا ہوتا ہے تو تبادلے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ میرے پاس میری ملکیت ہے جو فرض کیجئے کہ ۱۰۰ روپے

ہیں اور دوکان دار کے پاس نمک ہے جو کہ اس کی ملکیت ہے۔ میں ۱۰۰ روپے دیکر نمک لیتا ہوں تو یہاں پر ہوا یہ ہے کہ میں نے اپنی ملکیت دوکان دار اور دوکان دار نے اپنی ملکیت مجھے منتقل کر دی ہے۔ میری ملکیت دوکان دار کی ملکیت کی قیمت قرار پائی ہے اور دوکان دار کی ملکیت میری ملکیت کی قیمت قرار پائی ہے۔ یہاں پر تبادلہ ملکیت عمل میں آیا ہے۔ اس نے کاروباری عمل کو متحقق کیا ہے۔ اب اگر میری حیثیت یا دوکاندار کی ملکیت اپنے اپنے مالک کے پاس رہتی تو ظاہر ہے کہ کاروباری عمل وجود میں نہیں آسکتا۔ اس تبادلہ نے ملکیتوں کو ایک دوسرے تک منتقل کر دیا ہے اور ہر ایک کی ملکیت نے اپنا معاوضہ یا اپنی قیمت وصول کر لی ہے۔ یہ تبادلہ جو ملکیتوں کے انتقال کا باعث بنتا ہے "غیر متجانس تبادلہ" کہلاتا ہے کہ دو مختلف اجناس نے ایک دوسرے کا معاوضہ بن کر منتقل ہوتی ہیں۔ مثلاً اوپر والی مثال میں ہی غور فرمائیں یا پھر "تجارت" کی ہر صورت پر غور کریں تو یہی صورت ہمیشہ سامنے آتی ہے۔ روپے اور نمک دو مختلف اجناس ہیں اور ایک دوسرے کا معاوضہ قرار پائی ہیں۔ یہی تبادلہ یعنی جس میں ملکیتوں انتقال پذیر ہوں کاروباری عمل ہی پیداواریت کا ضامن ہوتا ہے۔ جہاں پر یہ تبادلہ رک جائے گا تو معاشرے میں معاشی تعطل رونما ہو کر رہے گا۔

متجانس تبادلہ

تبادلے کی ایک صورت ایسی بھی ہے جس ملکیت کا تبادلہ نہیں ہوتا بلکہ شے کا تبادلہ ہوتا ہے۔ مثلاً "جیسے "متجانس تبادلہ" ہے یعنی ایک ہی جنس کا لین دین ہو دو افراد دو اداروں یا دو ملکوں کے مابین جنس واحد کا مبادلہ ہو۔ ایسی صورت معاشی اعتبار سے بالکل بے معنی ہوتی ہے۔ مثلاً کسی کو روپیہ دے کر روپیہ واپس لیا جائے گندم دیکر گندم واپس لی جائے۔ اسی پر قیاس کرتے ہوئے سونے کے بدلے سونا' چاندی کے بدلے چاندی' جو کے بدلے جو۔ نمک کے بدلے نمک' کھجور کے بدلے کھجور۔ یہ جنس واحد کا تبادلہ ہے۔ جس میں دو افراد آپس میں لین دین کرتے ہیں مگر اس لین دین میں [illegible] اس تبادلے میں نہ تو محنت بمقابلہ ملکیت ہے اور نہ ملکیت بمقابلہ ملکیت ہے۔ یہ درحقیقت ملکیت کا قبضہ منتقل کرنا ہوتا ہے۔ جس میں ملکیت منتقل نہیں ہوتی بلکہ ملکیت مالک کے پاس برقرار رہی ہے۔ ملکیت مالک کے پاس برقرار ہے اور ملکیت کا قبضہ دوسرے فرد کو منتقل ہو گیا ہے۔ معاشی اعتبار سے دیکھا جائے تو ملکیت کا معاشی استعمال ابھی وجود میں نہیں آیا۔ یعنی ملکیت نے اس تبادلے میں کاروباری عمل میں شرکت نہیں کی ہے۔ اس لئے یہ تبادلہ معاشی

اعتبار سے بالکل معدوم ہے' بے کار ہے' لا یعنی ہے۔ ملکیت اگر مالک کے پاس برقرار رہے اور تبادلہ عمل میں آجائے تو اسے ہم معاشی تبادلہ نہیں کہہ سکتے' کیونکہ معاشی تبادلے میں درحقیقت دو ملکیتوں کا انتقال ہوتا ہے۔ مثلاً آپ بنک میں ایک لاکھ روپے جمع کراتے ہیں اور بنک سے یہی روپیہ ہی آپ نے واپس لینا ہے۔ ظاہر ہے بنک اور آپ کے مابین تبادلہ ایک ہی جنس کا ہے اس لئے متجانس تبادلہ' پھر چونکہ آپ نے روپیہ کی ملکیت بنک کو منتقل نہیں کی ہوتی اس لئے ملکیت کی جانب سے کاروباری عمل میں شرکت نہیں ہوتی ہے۔ بنک اور اسی طرح کے دیگر تمام ادارے معاشی عمل میں شریک نہیں ہوتے۔ اور ان کی ملکیتیں انہی کے پاس رہتی ہیں۔ بایں ہمہ ان اداروں میں یا اس قسم کے تمام تبادلوں میں جو معاشی خلا اور معاشی مغالطہ وجود میں آتا ہے اس کو باور کرنا ضروری ہے۔

ہم کاروباری عمل' یا پیداواری عمل کی نسبت فرض کر چکے ہیں کہ اس میں محنت بمقابلہ ملکیت ہوتی ہے یا پھر ملکیت بمقابلہ ملکیت ہوتی ہے۔ اور ہر دو صورتوں میں ملکیت کو اور محنت کو انتقال کرنا ہوتا ہے۔ اور یوں محنت اور ملکیت اپنا اپنا صلہ پاتی ہیں اور ایک دوسرے کی قیمت بنتی ہیں' اور کسی کو دوسرے پر تجاوز کرنے کا حق نہیں ہوتا۔ محنت کار اپنی محنت کا صلہ پاتا ہے تو ملکیت کے حامل فرد کو محنت کار کی محنت کے حاصل سے استفادہ کرنے کا حق فقط اسی صورت میں میسر آتا ہے جب وہ اپنی ملکیت محنت کار کو منتقل کر دیتا ہے۔ اور ملکیت اپنا صلہ محنت کار کی محنت کے حاصل کی صورت میں پالیتی ہے اور چونکہ ملکیت اور محنت کاروباری عمل یا پیداواری عمل کے عناصر ہیں اور اس لئے ہر دو کو قانونی تحفظ حاصل ہے۔ ملکیت کو قانونی تحفظ یہ ہے کہ اس کے مالک کی اجازت کے بغیر اسے استعمال نہیں کیا جاسکتا ہے اور بالکل اسی طرح محنت کار کو یہ تحفظ حاصل ہے کہ ایک تو اس سے بے گار لینا جرم ہے دوسرا اس سے اس کی رضا کے بغیر محنت نہیں کرائی جاسکتی ہے۔

مگر متجانس تبادلہ کو پیداواری بنانے سے نہ محنت کا صلہ باقی رہتا ہے اور نہ ملکیت کا تحفظ ممکن ہے۔ متجانس تبادلہ کے پیداواری ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مالک اپنی ملکیت اپنے پاس رکھے اور اس کے باوجود دوسروں کی ملکیت کو حاصل کرلے۔ مثلاً جب بنک میں تبادلہ ہوتا ہے تو چونکہ متجانس تبادلہ ہوتا ہے اس لئے اس میں ملکیت مالک کے پاس رہتی ہے اور پھر وہ ایک لاکھ کے عوض دس ہزار طلب کرتا ہے اور پاتا ہے۔ اب اگر آپ غور کریں تو ایک حیران کن مغالطہ یہاں

موجود ہے کہ ملکیت مالک کے پاس ہے اور وہ ایک لاکھ روپے کا مالک ہے اور رہے گا پھر سوال یہ ہے کہ مالک یا ملکیت کی جانب سے کاروباری یا پیداواری عمل میں شرکت کہاں ہوتی ہے ؟ اگر ملکیت مالک کے پاس رہے تو کاروبار ہوا ہی نہیں ہے پھر مالک کیلئے معاوضہ چہ معنی دارد ؟ یا وہ کس چیز کا معاوضہ وصول کرے گا۔ یاد رکھیئے فقط پیسے یا ملکیت کی موجودگی پیداواری عمل نہیں ہے۔ ملکیت کاروباری یا پیداواری عمل میں اس وقت تک شریک متصور نہیں ہوتی جب تک اس کا انتقال نہ ہو جائے' یا یوں کہیے کہ ملکیت پیداوار میں عنصر کی حیثیت فقط اسی وقت اختیار کرتی ہے جب اس کا انتقال ہوتا ہے۔ مثلاً اگر آپ بنک میں ایک لاکھ روپیہ رکھتے ہیں اور بنک آپ کو ایک لاکھ پانچ ہزار واپس کرتا ہے اور پھر اسی روپے کو وہ کسی دوسرے بندے کو ایک لاکھ دس ہزار پر دے دیتا ہے' اسی طرح فرض کیجئے وہ بندہ اس ایک لکھ کو ایک پندرہ پر آگے کسی کو دے دیتا ہے اور یوں ہر مقام پر اس ملکیت کو روک دیا جاتا ہے۔ اگر الی غیر نہاتیہ یہی عمل جاری رہے تو ایک لاکھ کی واپسی کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی ہے۔ آخری فرد کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس ایک لاکھ کے چاول خریدے مگر پھر جس کا مطلب ہوگا کہ اس ایک لاکھ کی ملکیت انتقال میں آئے اور یوں وہ چاول کی ملکیت دوبارہ فروخت کرے۔ اس طرح ملکیتوں کا تبادلہ عمل میں آئے گا تو ایک لاکھ ڈیڑھ لاکھ میں بدل جائے گا اگر پہلی صورت برقرار ہتی یعنی ملکیتوں کا تبادلہ نہ ہو بلکہ ملکیت کو روک دیا جائے تو پھر پیداوار کا کوئی امکان نہیں ہوگا۔ اس کے برعکس جیسے ہی ملکیتوں کا تبادلہ عمل میں آئے گا پیداوار شروع ہو جائے گی۔

اوپر کی وضاحت سے یہ امر واضح ہو گیا کہ ملکیت معاشی عنصر اس وقت ہوتی ہے جب وہ انتقال پذیر ہو اور اگر انتقال پذیر نہ ہو تو وہ معاشی عنصر نہیں ہو سکتی اور اس کے ساتھ ہی یہ امر بھی واضح ہو جانا چاہیے کہ ملکیت کے کاروباری یا پیداواری عمل میں شریک ہونے کیلئے ملکیت کا انتقال ہی اصل ہے مالک یا غیر مالک کوئی حیثیت نہیں رکھتے' بالکل اسی طرح جیسے ملکیت کی موجودگی مالک یا غیر مالک کے ہاں معاشی اعتبار سے ایک ہی بات ہے۔ اصل اصول انتقال ہے جو دوسرے کی ملکیت کیلئے اور محنت کیلئے قیمت کی حیثیت اختیار کرتی ہے۔ اس بحث سے یہ امر واضح ہو گیا کہ ملکیت میں پیداواریت "انتقال ملکیت" پر آتی ہے اور اگر انتقال ملکیت نہ ہو پیداواری عمل بانجھ رہتا ہے۔

یہاں پر ہمیں اس تبادلے کی صورت کو زیادہ احتیاط سے غور کرنا مطلوب ہے۔ جس میں متجانس تبادلہ ہو اور اس کے باوجود وہ پیداواری بھی ہو تو اس میں ہوتا یہ ہے کہ ایک فرد اپنی ملکیت

کا قبضہ دوسروں کو منتقل کر دیتا ہے اور اس کی ملکیت اسی کے پاس رہتی ہے' پھر اس کے بدلے میں وہ دوسروں کی ملکیت حاصل کرتا ہے۔ اندریں صورت ملکیت اور محنت کا بلا معاوضہ ہونا لازمی ہو جاتا ہے۔ اگر ملکیتوں کو معاوضہ میسر آئے گا مالک اپنی ملکیت پر فائز نہیں ہوگا اور اسی طرح محنت کا معاوضہ میسر آئے گا تو بھی ملکیت اپنی جگہ پر نہیں رہے گی۔ یہ ناممکن ہے کہ ملکیت اپنا معاوضہ بغیر انتقال ملکیت کے حاصل کرلے اور اسی طرح محنت کا معاوضہ بغیر انتقال ملکیت میسر آسکے اگر مالک کی ملکیت بغیر انتقال کے اتنی ہی رہے جتنی تھی بلکہ اس میں کمی کے بجائے اضافہ ہو رہا ہو اور وہ انتقال ہوئے بغیر نمو پذیر ہو تو لازماً محنت اور ملکیت کے دیگر حاملین اپنی ملکیتوں اور محنتوں کے معاوضوں سے محروم ہو رہے ہیں۔

معاشیات کے جدید نظریات کے حاملین ہو یا قدیم اس مسئلے کو کیونکر حل کر سکتے ہیں کہ مالک کی ملکیت برقرار رہے۔ اس کے باوجود اس کو کاروباری عمل میں شریک تصور کیا جائے؟ ملکیت کی ہر صورت پیداواری عمل میں فقط اسی وقت شریک ہوتی ہے جب اس میں انتقال وجود میں آتا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ ملکیت فی نفسہ پیداواری عنصر نہیں ہے بلکہ اس کے پیداواری عنصر ہونے کی شرط اس کا انتقال ہے' بالخصوص یہاں پر ذہن نشین رکھیئے کہ یہاں پر پیداوار سے ہماری مراد دوسروں کی ملکیت کو اپنے دائرہ اختیار میں لانا ہے۔ مثلاً جب میرے پاس ایک لاکھ روپیہ ہے اور میں چاہتا ہوں کہ یہ دو لاکھ بن جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ دوسروں کی ملکیت میں جو لاکھ ہے وہ میرے پاس آجائے یعنی میری ملکیت بن جائے تو اس کی صورت کیا ہو سکتی ہے؟ یعنی یہ کیسے ممکن ہے کہ دوسروں کی ملکیت پر میں فائز ہو سکوں؟ جس کا مطلب یہ ہے کہ دوسروں کا قانونی حق کیونکر برقرار رکھا جاسکتا ہے تو اس کا قانونی اور معاشی طریقہ یہ ہے کہ میں اپنی ملکیت دوسروں کو دے دوں اور دوسروں کی ملکیت میں خود لے لوں۔ یوں ان کا قانونی اور معاشی حق اتنی ہی محفوظ رہے گا یا وہی معاوضہ پا سکے گا جو میری ملکیت پا رہی ہے لیکن اگر میں یہ چاہوں کہ میری ملکیت تو میرے دست نگر رہے اور اس کے باوجود میں دوسروں کی ملکیت پر فائز ہو جاؤں تو چاہے اس کا کوئی طریقہ ہی کیوں نہ اختیار کر لیا جائے یہ "ڈاکہ" ہے۔

معاشیات کے جدید و قدیم ماہرین فرماتے ہیں کہ عناصر پیداوار چار ہیں۔ یعنی سرمایہ' زمین' محنت اور تنظیم۔ پہلے دو سرمایہ اور زمین ملکیت ہی ہیں اور آخری دو محنت اور تنظیم محنت ہی ہیں کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ ملکیت کے کلی اصول کو کیوں نظر انداز کر دیا جائے اور یہ

لاحاصل تقسیم یعنی زر اور زمین کیوں کی جائے اور اسی طرح محنت کی ذہنی اور جسمانی صورتوں کو کیوں الگ الگ دیکھا جائے جب اپنی ماہیت کی کلی صورت گری میں یہ ایک ہیں اور پھر فقط ملکیت عامل پیدائش نہیں ہے بلکہ ملکیت کا تبادلہ عمل پیدائش نہیں ہے اس لئے عاملین پیداوار کو ہی صحیح طور پر نہیں سمجھا گیا ہے تو پیداواری عمل کی نسبت بہتر تجزیہ کیونکر ممکن ہو جائے گا؟

ملکیت عامل پیدائش نہیں ہے بلکہ ملکیتوں کا تبادلہ عامل پیدائش ہے' جہاں ملکیتوں کو عامل پیدائش تصور کیا جاتا ہے وہاں پر لازماً محنت اور ملکیت کو معاوضے سے محروم کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ملکیت کے عامل پیدائش ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر ملکیت کسی کے پاس موجود ہے تو وہ اس سے محروم ہوئے بغیر یا یوں کہیے کہ اس کو منتقل کیئے بغیر پیدائش کر سکتا ہے حالانکہ اس کا کوئی امکان نہیں ہے۔ ہم ماقبل بحث اور مثال میں یہ ثابت کر چکے ہیں کہ فقط ملکیت عامل پیدائش ہرگز نہیں ہے بلکہ ملکیتوں کا تبادلہ عامل پیدائش ہے لیکن فرض کیجئے کہ ملکیت کو عامل پیدائش تسلیم کر لیا جائے تو اس سے جو صورتِ حال سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک آدمی کسی کو ایک لاکھ روپیہ دیتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تم اس ایک لاکھ سے کماؤ اور خود بھی کھاؤ اور ہمیں بھی کھلاؤ مگر یہ ایک لاکھ میری ملکیت میں ہے اور رہے گا تم اس ایک لاکھ کے مالک نہیں ہو۔ لہذا تمہیں یہ ایک لاکھ واپس کرنا پڑے گا۔ دوسرے لفظوں میں ملکیت کو عامل پیدائش بنا دیا گیا ہے اور اس لئے مالک اس سے کمانا چاہتا ہے' مگر سوال یہ ہے کہ اس دوسرے آدمی نے اس ایک لاکھ سے کیونکر کمانا ہے؟ کیا ایک لاکھ کی ملکیت کو اپنے پاس یا اپنے قبضے میں رکھ کر کما سکتا ہے' یقیناً نہیں کیونکہ اس نے اس ایک لاکھ سے کمانا ہے تو پھر اسے اس ایک لاکھ سے چاول خریدنے پڑیں گے اور پھر ان چاولوں کو فروخت کر کے اس نے ایک لاکھ پچیس ہزار بنانا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہو گا کہ اس لاکھ روپے سے کمانے کیلئے اسے ایک لاکھ کی ملکیت دے کر کوئی دوسری چیز خریدنی پڑے گی اور تب اس سے کمائی ہو گی' اب مالک نے ملکیت کو عامل پیدائش بنا لیا ہے مگر جہاں واقعتاً پیدائش ہوتی ہے یعنی دوسرے آدمی کے پاس وہاں پر کمائی ملکیت سے نہیں بلکہ تبادلے سے ہوتی ہے' اگر آپ دوسری طرح کی پیدائش کو ختم کر دیں تو پہلی کا وجود ہی ختم ہو جائے گا' یوں گویا حقیقتاً یہ بات ثابت ہو گئی کہ ملکیت نہیں بلکہ تبادلہ ملکیت عامل پیدائش ہے۔

اب آپ اس مسئلے پر ایک اور طریقے سے غور کیجئے اگر صورت حال یوں ہی ہو کہ ملکیت مالک کے پاس رہے اور اس کے باوجود پیدائش ہو تو جیسا کہ پہلے میں نے عرض کیا ہے کہ مالک یہ

کہتا ہے ہے میرے ایک لاکھ سے تم کماؤ اور خود بھی کھاؤ اور مجھے بھی کھلاؤ مگر میری رقم میری ہی رہے گی اور تم اس کے مالک نہیں بن سکتے۔ لہٰذا تمہیں یہ پوری رقم واپس کرنی ہے' یعنی جس کا مطلب ہے کہ ملکیت اسے منتقل نہیں ہوتی اور وہ منجمد ہے' اندریں صورت غور فرمائیے کاروباری یا پیداواری عمل میں ''فعال'' عامل کون ہے' یقیناً محنت ہی فعال عامل ہے اور ملکیت کی جانب سے کاروباری یا پیداواری عمل میں شرکت نہیں کی جارہی ہے۔ کیونکہ اگر ملکیت نے مالک سے الگ نہیں ہونا اور انتقال پذیر نہیں ہونا تو ملکیت بحیثیت عامل پیدائش کے پیداواری عمل کا رکن نہیں ہے۔ اور اس صورت میں فقط محنت ہی واحد پیداواری عامل کے طور پر فعال رہے گی' اور یوں ایک انتہائی اہم رکن پیداوار معطل ہو جائے گا۔ پھر یہ بات تو بالکل ہی ناقابل یقین ہے کہ معاشی استحکام کا حصول کیونکر ممکن ہو گا' جب تک ملکیت ایک معطل رکن پیدوار کے طور پر باقی رہتا ہے تو ترقی کا حصول ناممکن رہتا ہے' کیونکہ فعال رکن پیداوار یعنی محنت کیلئے ملکیت ایک عضو معطل ہو جاتی ہے جیسے گویا وہ ملکیت کی میت کو اپنے کندھے پر اٹھائے پھر رہا ہو۔ ظاہر ہے اس صورت میں اس کی پیداواری اہلیت متاثر ہو کر رہتی ہے اور وہ نتائج جو محنت سے مطلوب ہیں فقط ایک ظالمانہ نظم سے میسر آسکتے ہیں' اور یہی ظالمانہ نظم ہی ہے جس نے پوری دنیا کی معیشت کے بوجھ کو محنت کے استحصال پر قائم کر رکھا ہے' جیسا کہ پہلے ہم نے عرض کر دیا تھا کہ اگر ملکیت مالک کے پاس منجمد ہو اور محنت کار سے کہا جائے کہ تم کماؤ تو اس صورت میں درحقیقت مالک نے ملکیت کے تبادلے میں نقصان کے اندیشے کو بھی محنت کے کندھے پر ڈال دیا ہے' اور اس سے زیادہ اس نے کچھ نہیں کیا' جہاں تک ملکیت کے رکن پیداوار ہونے کا تعلق ہے تو وہ اس طرح کے پیدائشی عمل میں شریک نہیں ہو سکتی اور نہ ہے۔

اب تک کی بحث سے یہ امر واضح ہو جانا چاہیے کہ ملکیت اور محنت دو ارکان پیداوار ہیں اور دونوں کی پیداواریت کی الگ الگ سطحیں ہیں۔ جن کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ ان مختلف سطحوں کو واضح کرنے کیلئے مندرجہ ذیل صورت سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

پیداواری دائرہ'' Production Circal

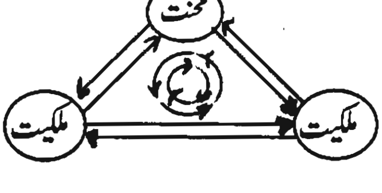

محنت سے ملکیت خرید کر محنت کو پیداواری بنادیا جاتا ہے اور ملکیت سے محنت خرید کر پیداوری بنایا جاتا ہے اور ملکیت سے ملکیت کو خرید کر پیداواری بنایا جاتا ہے۔ ملکیت محنت کا معاوضہ ہوگی تو مالک سے نکل کر محنت کار کی ملکیت میں منتقل ہو جائے گی۔ یوں محنت اور ملکیت اپنا اپنا معاوضہ وصول کرلیں گے۔ اور پھر جب ملکیت سے ملکیت خریدی جائے گی تو دونوں جانب کی ملکیتوں کو معاوضہ میسر آجائے گا۔ ملکیتوں کے تبادلوں میں جو قدر زائد ہوتی ہے وہ پیدائش (Production) کہلاتی ہے اور ملکیتوں سے جب محنت خریدی جاتی ہے تو جو قدر زائد ہوتی ہے وہ Production کہلاتی ہے مگر ملکیتوں اور محنتوں کے تعامل میں قدر زائد کا تصور پیدا نہیں ہوتا بلکہ قدر زائد کا تصور پھر ملکیتوں کے تبادلوں پر منکشف ہوتا ہے۔

(جاری ہے)